سلسلہ اصلاحی بیانات ۲۶

سچ بولنے کے فوائد

سچ بولنے سے اللہ راضی ہوتا ہے

سچ بولنے سے عزت ملتی ہے

سچ بولنے والا بالآخر نجات پاتا ہے

سچ بولنے والا تاجر انبیاء کے ساتھ ہوگا

سچ بولنے والا گناہ سے بچ جاتا ہے

سچ بولنے والا کاروبار میں ترقی کرتا ہے

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

سچ بولنے کے فوائد

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

www.sukkurvi.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خطاب ::: حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب ::: مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب

تاریخ ::: جولائی ۲۰۰۴ء

مقام ::: جامع مسجد بیت المکرم، گلشن اقبال، کراچی

ناشر ::: میمن اسلامک پبلشرز

باہتمام ::: ولی اللہ میمن

قیمت ::: /- روپے

کمپوزنگ :::

ملنے کے پتے

- میمن اسلامک پبلشرز، ۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹
- دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انار کلی، لاہور ۲
- مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴
- ادارۃ المعارف، دار العلوم کراچی ۱۴
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- مولانا اقبال نعمانی صاحب، آفیسر کالونی گارڈن، کراچی

www.sdkurvi.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۶	تمہید
۶	زبان اور عمل دونوں میں سچا ہونا چاہئے
۷	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا بندہ
۹	سچا آدمی صدیق کے درجے پر پہنچ جاتا ہے
۱۱	سچ ہر حال میں نفع بخش ہے
۱۱	اللہ تعالیٰ کے ہاں تین چیزیں بڑی ہیں
۱۴	سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے
۱۶	دو دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے
۱۷	جھوٹ نہ بولنے پر انعام
۱۸	جھوٹ سے بچنے کا طریقہ
۱۹	جنت کا ایک منظر

www.sukhurvi.com

مظہر گھر گیا	۲۲
صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیرت اور دلچسپی	۲۴
ایک اور روایت کا خلاصہ	۲۵
جنت میں لیجانے والے اعمال	۲۶
سید احمد کبیر رفاعیؒ	۲۷
سید احمد کبیر رفاعیؒ کا خواب	۲۷
خواب کی تعبیر	۳۰
خواب بیان کرنیکا مقصد اور اسکا خلاصہ	۳۲
تواضع کی حقیقت	۳۲
سچ بولنے کی فضیلت	۳۴
ہمارے معاشرے میں سچ کی کمی	۳۵

www.sukkurvi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

سچ بولنے کے فوائد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ
نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ نُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ
وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ
سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا ۔ مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلاَ
مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ
وَأَشۡھَدُاَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ
لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَأَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا
وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا۔

أَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ

www.sukurvi.com

الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ المائدہ: آیت ۱۱۹)

صدق اللہ العظیم۔

تمہید

میرے قابل احترام بزرگو! سچ بولنا ایک اعلیٰ درجے کی نیکی اور اعلیٰ درجے کا عمل ہے اور قرآن وحدیث میں کثرت کے ساتھ سچ بولنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، اس لئے سچ کو اختیار کرنا چاہئے۔

زبان اور عمل دونوں میں سچا ہونا چاہئے

ہمارے دین میں سچ سے مراد زبان سے سچ بولنا تو ہے ہی، عمل کے اعتبار سے بھی سچا ہونا مراد ہے، یعنی دین کی باتیں جس

www.sukkurvi.com

طرح زبان سے کہتا ہے، عمل بھی اسی کے مطابق کرتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کو قول وعمل دونوں میں سچا ہونا چاہئے، اس کا ظاہر وباطن اور قول وعمل ہر ایک سچائی پر مشتمل ہو، ایسا نہ ہو کہ زبان سے تو بڑی اچھی باتیں کرتا ہے لیکن عمل بالکل اس کے برعکس کرتا ہے تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ عیب اور بُرائی کی بات ہے، مؤمن کو تو زبان اور عمل دونوں میں سچا ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا بندہ

جب کسی کی زبان اور اس کا عمل سچائی پر مشتمل ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی سچ مچ سچا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"جو شخص لوگوں کے سامنے بہت عمدہ طریقے سے نماز ادا کرتا ہے اور اسی طرح تنہائی میں بھی بہت اچھی طرح ادا کرتا ہے تو (ایسے شخص کے بارے میں) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ واقعی میرا یہ بندہ سچ مچ صحیح اور سچا ہے"۔

www.sukkurvi.com

لہذا جب ہمیں خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کے لئے عمل کرنا چاہئے تو ہر عمل کے اندر ہماری یہ عادت بن جائے کہ چاہے کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو، ہم وہ عمل نہایت خشوع و خضوع اور اہتمام سے کریں اور کسی بھی عمل کو انجام دیتے وقت توجہ نہ دیں، نہ تو مخلوق کے لئے کوئی عمل کرنا چاہئے، نہ مخلوق کی وجہ سے چھوڑنا چاہئے اور نہ ہی مخلوق کی وجہ سے اپنے عمل کو چھپانا چاہئے، بلکہ ہر حال میں اپنے پروردگار کے لئے عمل کرنا چاہئے اور بہتر سے بہتر انجام دینا چاہئے۔ اب جو شخص اس طریقے سے سچائی، اخلاص اور خوبصورتی کے ساتھ عمل کرنے کا عادی بن جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی سچا لکھ دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بہت قدر کرتے ہیں، کیونکہ اب اس کی نظر مخلوق سے ہٹ کر صرف اور صرف خالق پر ہو گئی ہے اور جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا بن جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بھی بن جاتا ہے، لہذا زبان کا بھی سچا ہونا چاہئے اور عمل کے اعتبار سے بھی سچا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

www.sukurvi.com

سچا آدمی صدیق کے درجے پر پہنچ جاتا ہے

جب آدمی سچ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر یہ شخص قرآن کریم اور حدیث شریف میں بیان کئے گئے اُن بڑے بڑے انعامات کا مستحق ہو جاتا ہے جو صادقین کے لئے مقرر کئے گئے ہیں مثلاً ایک سب سے بڑا مرتبہ صدیق ہونے کا ہے، یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بڑا درجہ ہے، اس کے بعد شہداء کا درجہ ہے پھر صالحین کا مرتبہ و مقام ہے، یہ چار درجات ہیں جو قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے مقبولین اور جنتیوں کے درجے ہیں، جس کو ان کی ہمراہی نصیب ہوگئی تو اس کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔

انبیاء علیہم السلام کا درجہ تو ایسا ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل اور محنت سے حاصل نہیں کرسکتا، یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وعطا ہی سے ممکن ہے کہ وہ جسے جب چاہیں عطا فرما دیں، لہٰذا اس درجہ کو تو انسان حاصل نہیں کرسکتا، کیونکہ یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔

البتہ صدیقین، شہداء اور صالحین، یہ تین درجات ایسے ہیں

www.sukkurvi.com

جو انسان کے اختیار میں ہیں، ان میں سب سے اونچا درجہ صدیقین کا ہے اور صدیقین کے امام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ سب سے بڑے صدیق ہیں مگر سچ بولنے والا ایک عام مسلمان بھی سچ اختیار کرنے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی جوتیوں میں بیٹھ جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے: ''جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی سچ بولتا ہے تو یہ سچ بولنا اس کی نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے یعنی اُسے نیک کام کرنے کی توفیق ہونے لگتی ہے اور نیک کام کرنے کی توفیق ہو جانا یہ ایسا عمل ہے جو جنّت کا راستہ دکھلاتا ہے۔ اس کے بعد حدیث مبارکہ میں یہ ہے کہ جب آدمی اس طرح سچ بولتا رہتا ہے تو آخر کار اُسے صدیقین کی فہرست میں شمار کر لیا جاتا ہے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ سچ بولنا اتنا بڑا اور خوبصورت عمل ہے کہ جو شخص ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو انبیاء کے قریب اور انبیاء سے نیچے والا درجہ عطا فرما دیتے ہیں اور ایسا شخص انبیاء کے قدموں میں بیٹھے گا انشاء اللہ العزیز۔ یہ کتنا عظیم اور بلند مقام ہے حالانکہ سچ بولنے میں آدمی کا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔

www.sukkurvi.com

سچ ہر حال میں نفع بخش ہے

ایک حدیث شریف میں یہ آتا ہے کہ بعض اوقات سچ بولنے میں انسان کو نقصان محسوس ہوتا ہے، اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھاٹا نہیں ہے بلکہ وہ بھی نفع ہی ہے۔ اگر بالفرض سچ بولنے میں نقصان ہو بھی رہا ہے تو آخرت کے ثواب عظیم کے لئے سچ بولنا مہنگا سودا ہرگز نہیں ہے، دنیا کا تھوڑا بہت نقصان ہوگا لیکن آخرت میں نفع ہی نفع ہوگا اور پھر سچ بولنے کی وجہ سے دنیا میں جو تھوڑا بہت نقصان ہو بھی جائے گا تو اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی تلافی فرما دیں گے، کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سچ بولنے کی کوشش میں نقصان برداشت کر رہا ہے۔ اور اگر کوئی شخص سچ بولنا چاہ رہا ہو ہو لیکن اس میں کوئی خطرہ محسوس کرے تو اس کو چاہئے کہ سچ بولنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں تین چیزیں بڑی ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے تین چیزوں کو سب سے بڑا قرار دیا ہے۔

(۱) ان میں سے پہلی بڑی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے، اس سے بڑھ کر کوئی چیز بڑی نہیں ہوسکتی، جسے یوں فرمایا: ''اللہ اکبر'' کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، ان کا کوئی شریک اور ہمسر نہیں ہے، وہ ہی سب سے بڑے اور عظیم ہیں۔

(۲) دوسری بڑی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں بیان فرمایا:

''ولذکر اللّٰہ اکبر''

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں نصیب فرمائیں آمین۔ کیونکہ یہ بہت بڑی دولت اور نعمت ہے، اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سب سے اعلیٰ اور اکبر اور ارفع ہے تو اس کی یاد بھی سب سے اعلیٰ اور اکبر اور ارفع ہوگی۔ جس کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نصیب ہوگیا اس کو سب سے بڑی دولت نصیب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر بھی شامل ہیں اور قرآن کریم بھی شامل ہے بلکہ ہر نیک عمل شامل ہے، یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں شامل ہیں، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ذریعہ

www.sukkurvi.com

ہیں۔ اسی طرح ہر گناہ سے بچنا یہ بھی ذکر اللہ میں شامل ہے، کیونکہ جب اللہ کا خوف اور اس کا ڈر اور اس کی یاد دل میں نہ ہوگی تو کیسے گناہ سے بچا جاسکتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ تمام دین اور تمام احکامات بھی ذکر اللہ میں شامل ہیں۔

(۳) تیسری بڑی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی اور اسکی رضامندی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا:

"ورضوان من اللہ اکبر"

اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے، اللہ تعالیٰ کسی بندے سے راضی اور خوش ہو جائیں تو یہ بہت بڑی دولت اور نعمت ہے جو اس نیک بخت کو حاصل ہوگئی ہے۔ اسی رضا وخوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں دنیا میں بھیجا گیا ہے، لہٰذا اس دنیا میں جس کو جتنی عمر ملی ہے، اس کی عمر کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ بندہ دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے اور جس نے اللہ تعالیٰ رضا اس دنیا میں رہ کر حاصل کرلی تو وہ شخص آخرت میں کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا اور آخرت اور جنت کی تمام نعمتیں اسی شخص کے لئے ہوں گی۔ دنیا میں بھی ان نعمتوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے لیکن حقیقی ثمرہ اور

www.sukkurvi.com

بدلہ تو آخرت میں ہی سامنے آئے گا جس کا پہلا قدم جنّت ہے اور دوسرا قدم اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے۔ لہٰذا جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے، اسی طرح اس کی رضا اور خوشی بھی سب سے بڑھ کر ہے۔

سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے

اسی رضا کو اللہ پاک نے قرآنِ کریم کی اس آیت میں بیان فرمایا ہے جو میں نے ابتداء میں آپ حضرات کے سامنے پڑھی تھی۔ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رضا کا اعلان جنّت میں اپنی زیارت کے موقع پر فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ قیامت کا دن وہ ہے جس دن سچ بولنے والوں کا سچ ان کو فائدہ اور نفع دے گا اور وہ نفع یہ ہے کہ:

لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر

سچ بولنے والوں کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی۔ خٰلدین فیھا ابداً جس میں وہ سچے لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ، اللہ تعالیٰ ان سے

www.sukurvi.com

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے

ذٰلک الفوز العظیم۔

یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ یہ کامیابی سچ بولنے سے حاصل ہوگی، ہم سچ بولنے کے عادی ہو جائیں تو یہ کامیابی ہمیں بھی حاصل ہوسکتی ہے لیکن اس کے لئے قول کا سچا ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ عمل کا بھی سچا ہونا ضروری ہے، گویا ظاہر و باطن میں سچا ہو، جب کوئی شخص ایسا سچا ہو جائے گا اور سچ اس کی عادت بن جائے گی تو اللہ تعالیٰ یہ عظیم الشان کامیابی اس شخص کو عطا فرما دیں گے اور جنت میں جانا نصیب ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اس شخص کو مل جائے گا۔ قرآن کریم کی اس آیت میں بیان کی گئی اس عظیم الشان کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری گفتگو سچائی پر مشتمل ہو، سچ سے ہم کسی بھی حال میں خالی نہ ہوں اور جھوٹ سے ہر حال میں پاک ہو جائیں، جب ہماری یہ حالت ہوگی تو ہمیں جنت میں داخلہ بھی مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی زیارت اور اس کی رضا بھی نصیب ہو جائے گی۔

www.sulkurvi.com

دو دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے

جنت میں چلے جانا یہ بہت بڑی کامیابی ہے، اسی لئے حدیث مبارکہ میں فرمایا کہ دو باتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کا اعلیٰ درجہ مانگتے رہنا چاہئے جو جنّت الفردوس ہے، یہ جنّت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر عرش الٰہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنّت مانگو تو جنّت الفردوس مانگا کرو اور اس کی رضا کے طالب رہا کرو کہ یا اللہ اپنی رضا اور جنّت نصیب فرما۔ دوسری یہ کہ دو چیزوں سے ہمیشہ پناہ مانگا کرو، کیونکہ ان سے پناہ مانگنا نہایت ضروری ہے، ایک اس کی ناراضگی سے پناہ مانگو اور دوسرا جہنم سے پناہ مانگو۔ اس لئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں تو اس کا کہاں ٹھکانہ ہوگا، یہ تو مقام غضب ہے، جس سے اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں، اسے جہنم میں ڈال دیتے ہیں، لہٰذا ان دو باتوں سے اہتمام کرکے پناہ مانگنی چاہئے، اس لئے زندگی بھر یہ معمول بنالیں اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کی دعا کرتے رہیں کہ یا اللہ

www.sukkurvi.com

مجھے! ہمیشہ اپنے غضب سے بچائے رکھنا اور مجھ سے جتنی کمی کوتاہی اور غلطیاں ہو جائیں، انہیں معاف فرما دینا اور ہمیشہ توبہ کی توفیق عطاء فرماتے رہنا۔

جھوٹ نہ بولنے پر انعام

ایک حدیثِ مبارکہ میں سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیدے کہ وہ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، لڑائی نہ کرے، خاموش ہو جائے اور صبر سے کام لے تو میں اس کے لئے اطرافِ جنّت یعنی جنّت کے گرد و نواح میں محل دلوانے کا ذمہ دار ہوں، پھر فرمایا کہ جو شخص مجھے جھوٹ چھوڑنے کی یا جھوٹ نہ بولنے کی ضمانت دیدے تو میں جنّت کے بیچوں بیچ اس کو محل دلوانے کے لئے تیار ہوں۔ سبحان اللہ۔ اور تیسری بات اسی حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ جو شخص مجھے حسنِ اخلاق اختیار کرنے کی ضمانت دے دے تو میں اس کو جنّت کے اعلیٰ درجہ میں مکان دلوانے کا ذمہ دار ہوں" اللہ اکبر۔

www.sukkurvi.com

اس حدیث مبارکہ میں جھوٹ کو چھوڑنے پر کتنا عظیم بدلہ اللہ تعالیٰ عنایت فرما رہے ہیں اور جھوٹ چھوڑنا یہ دراصل سچ ہی کو اختیار کرنا ہے، کیونکہ جو شخص جھوٹ نہیں بولے گا تو یقیناً وہ سچ ہی بولے گا۔

جھوٹ سے بچنے کا طریقہ

سچ بولنا یہ اعلیٰ درجے کا حسن خلق بھی ہے، اس کے علاوہ اور بھی بہت اچھے اخلاق ہیں جیسے تواضع و انکساری، شکر، زہد، ورع، تقویٰ وغیرہ، یہ سب بہت عمدہ اخلاق ہیں، اللہ تعالیٰ یہ تمام اخلاق ہم سب کو نصیب فرما دیں، یہ تمام اخلاق ہمارے اختیار میں ہیں، ان میں سے جسے چاہیں اور جب چاہیں، ہم اختیار کر سکتے ہیں، کوئی غیر اختیاری نہیں ہے، ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کے طریقے موجود ہیں، جس طرح روزے رکھنے اور نماز پڑھنے اور حج وغیرہ کرنے کے طریقے موجود ہیں، ایسے ہی صبر و شکر، تقویٰ و ورع وغیرہ اور سچ بولنے اور جھوٹ چھوڑنے کے بھی طریقے موجود ہیں اور جس طرح نماز وغیرہ سیکھنے کے لئے کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے،

www.sukkurvi.com

ایسے ہی ان تمام اچھے اچھے اخلاق کو سیکھنے کے لئے بھی کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی استاد کو پیر، شیخ یا رہبر و رہنما کہتے ہیں لہٰذا جس سے دل لگتا ہو، اس سے سچا پکا رابطہ اور تعلق قائم کر لے اور اس کی رہنمائی میں چلے تو انشاءاللہ العزیز ظاہر و باطن کی اصلاح بھی ہو جائے گی، اچھے اچھے اخلاق بھی پیدا ہوں گے، سچ بولنے کی بھی عادت پڑ جائے گی اور جھوٹ سے بچنے کی عادت بھی پیدا ہو جائے گی اور اس طرح حدیث مبارکہ میں بیان کی گئی ''جھوٹ چھوڑنے'' کی فضیلت بھی انشاءاللہ حاصل ہو جائے گی۔

جنت کا ایک منظر

اللہ تعالیٰ کی رضا بہت ہی اہم اور اعلیٰ چیز ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائیں۔ اس کا ذکر ایک حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے اور یہ حدیث جمعہ کی فضیلت سے متعلق ہے۔ حدیث مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایسا اندازہ عطا فرمائیں گے جس سے وہ یہ سمجھ لیں گے کہ آج کا دن تو وہ ہے جو دنیا میں جمعہ کا دن ہوا کرتا تھا، جب یہ دن

www.sukkurvi.com

آ جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے یہ اعلان کریں گے کہ اے جنتیو! اپنے اپنے گھروں سے نکلو اور میدانِ مزید میں جمع ہو جاؤ، میدانِ مزید اتنا لمبا چوڑا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کی لمبائی چوڑائی معلوم نہیں ہے، وہاں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے، بہت سے جنتی تو ان ٹیلوں کے اوپر جا کر بیٹھ جائیں گے، انبیاء علیہم السلام کے لئے منبریاں لائی جائیں گی اور صدیقین، شہداء اور صالحین کے لئے بھی حسب درجات کرسیاں لا کر رکھی جائیں گی اور ان کرسیوں کو اس میدان کے اندر حسب ہدایت رکھ دیا جائے گا، اس کے بعد تمام جنتی اپنے اپنے مرتبوں کے اعتبار سے اپنی اپنی جگہوں پر آ کر بیٹھ جائیں گے، انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین بھی اپنے اپنے مرتبے کے اعتبار سے آ کر بیٹھ جائیں گے، اس کے بعد ایک ہوا چلے گی اور مشک کو اڑائیگی اور وہ مشک وعنبر کی خوشبو اس میدان میں بیٹھے ہوئے تمام جنتیوں کے جسم اور کپڑوں پر اس طرح لگا دے گی کہ دنیا کا کوئی بھی ماہر سے ماہر خوشبو لگانے والا بھی ایسی خوشبو نہیں لگا سکتا، اس خوشبو سے تمام جنتی مہک جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ میرا عرش ان جنتیوں کے بیچوں بیچ

www.sukkurvi.com

رکھا جائے، حکم کی تعمیل ہوگی اور عرش الٰہی تمام جنتیوں کے درمیان رکھدیا جائے گا ابھی تک اللہ تعالیٰ پردے میں ہوں گے اور اپنے بندوں سے مخاطب ہوں گے (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ دولت نصیب فرمائے، آمین) سب سے پہلا کلام جو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور جنتی اپنے کانوں سے سنیں گے، وہ یہ ہوگا کہ "میرے وہ بندے کہاں ہیں جو بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے تھے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لائے تھے اور بغیر دیکھے میری اطاعت کرتے رہے اور میری نافرمانی سے بچتے رہے، مانگو تم کیا مانگتے ہو؟" یہ سن کر تمام جنتی یہ کہیں گے کہ پروردگارِ عالم! ہمیں تو بس آپ اپنی رضا مندی عنایت فرما دیجئے اور ہمیشہ کے لئے آپ ہم سے راضی ہو جایئے، کبھی ناراض مت ہوئیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میری رضا تو تمہیں حاصل ہے ہی، اس لئے کہ اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم جنت میں کیسے آتے؟ یہاں آجانا ہی میری رضا کی علامت ہے، جن سے میں ناراض ہوتا ہوں، ان کا یہ ٹھکانہ ہرگز ہرگز نہیں ہوتا، لہٰذا میری رضا تو تمہیں حاصل ہے، کوئی اور چیز مانگو؟ تو پھر تمام جنتی کہیں گے کہ یا اللہ! بس اب تو آپ اپنا دیدار کرا دیجئے۔

www.sulkurvi.com

اسی خوبصورت اور پسندیدہ موقع کے لئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار ہیں:

تیرے دیکھنے کی جو آس ہے یہی زندگی کی اساس ہے
میں ہزار تجھ سے بعید ہوں، یہ عجب کہ تو میرے پاس ہے
تیری ذات پاک ہے لازوال، تیری سب صفات ہیں بے مثال
تو برون وہم و خیال ہے تو ورائے عقل و قیاس ہے
کسی انجمن میں قرارِ دل نہ کسی چمن میں بہارِ دل
کہوں میں کس سے حال دل کہ یہ ہر جگہ میں اداس ہے
تیرا کچھ پتہ بھی جو پا گیا وہ سارے جہاں پہ چھا گیا
اُسے اب نہ کسی سے امید ہے نہ کسی سے خوف و ہراس ہے

www.sukkurvi.com

مظہر گھر گیا

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو وہ آنکھ بند کئے ہوئے لیٹے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد ان کے گھر والے بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت نے ان کی تسلی کے لئے ایک شعر کہا:

لوگ کہتے ہیں مظہر مرگیا
اور مظہر درحقیقت گھر گیا

اللہ اکبر

یعنی ان کو اس پیارے انداز سے تسلی دی کہ تم یہ مت سمجھنا کہ میں کہاں چلا گیا؟ میں تو اپنے اصلی گھر جا رہا ہوں اور کسی کے اپنے اصلی گھر جانے پر کوئی رویا کرتے ہیں؟ جیسے کسی کا خدانخواستہ کوئی بھائی جیل میں بند ہو اور وہ جیل سے رہا ہو کر اپنے گھر جا رہا ہو تو کیا اس پر جیل والے روتے ہیں؟ یقیناً نہیں بلکہ یہ تو خوش ہونے کا مقام ہے ایسی طرح مؤمن جب دنیا سے جاتا ہے تو وہ جیل خانہ سے رہا ہو کر اپنے اصلی گھر جاتا ہے۔

بہرحال جنتی اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں گے کہ یا اللہ! بس اب آپ اپنا دیدار کرا دیجئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے اور جنتیوں کے درمیان جتنے بھی پردے حائل ہوں گے، سب کو زائل فرما دیں گے اور تمام جنتی اللہ تعالیٰ کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند نظر آتا ہے۔ سبحان اللہ۔

اِسی موقع کے لئے کیا خوب شعر ہے:

www.sukkurvi.com

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے

وہ مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

اللہ والوں کو تو یہاں بھی ایسا ہی نظر آتا ہے اور اللہ پاک کی تجلی نظر آتی ہے لیکن وہاں تو سچ مچ ہر جنتی جنت میں ہوگا اور اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور زیارت کرے گا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی حیرت اور دلچسپی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب یہ بشارت سنی (اور یہ تو ہر مؤمن کے دل کی آواز بھی ہے) تو انہوں نے حیرانگی اور دلچسپی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا کہ اتنے سارے لوگ اللہ تعالیٰ کو آسانی کے ساتھ اچھی طرح دیکھ بھی پائیں گے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا تم یہ بتاؤ کہ جب چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمکتا اور جگمگاتا ہے اور پوری دنیا دیکھنے والی ہوتی ہے تو کیا اتنے زیادہ لوگوں کے چاند کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں کوئی تکلف یا تکلیف یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلکہ چاند تو بیچ آسمان میں اس

www.sukurvi.com

طرح چمک رہا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل اسی طرح جنّت کے اندر تمام جنتی بغیر کسی مشقت اور پریشانی کے اللہ پاک کی زیارت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا نور ہر ایک کے اوپر چھا جائیگا اور سب نور میں چھپ جائیں گے اور جب تک اللہ پاک کو منظور ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے رہیں گے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردے میں چلے جائیں گے اور جنتی نور میں چھپ جانے کی وجہ سے ایک دوسرے کو بھی صحیح طرح نہ پہچان سکیں گے، پھر دھیرے دھیرے انکا نور دور ہوگا تو وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں گے۔

ایک اور روایت کا خلاصہ

ایک روایت میں یہ ہے کہ تمام جنتی ایک عجیب وغریب بازار میں جائیں گے، وہاں نہ مٹھائی فروخت ہو رہی ہوگی اور نہ خربوزے بک رہے ہوں گے، بلکہ وہاں تھالوں کے اندر نہایت خوبصورت شکلیں رکھی ہوئی ہوں گی اور ہر جنتی کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ان شکلوں میں سے جسے چاہے پسند کرلے، پسند کرتے ہی اللہ تعالیٰ

www.sukkurvi.com

اس کی شکل ویسی ہی بنا دیں گے۔ کیسا عجیب وغریب بازار ہوگا (اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں جانا نصیب فرمائے) اس کے بعد تمام جنتی اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے، گھر پہنچتے ہی ان کے گھر والے ان سے کہیں گے کہ پہلے تو آپ اتنے خوبصورت نہیں تھے، اب بہت خوبصورت لگ رہے ہیں؟ اسکی کوئی خاص وجہ ہے؟ جواباً جنتی کہیں گے کہ ہم اللہ جل شانہ کی زیارت کر کے آ رہے ہیں اور وہ تو سراپا سرچشمہ حسن وجمال ہیں، ان کے دیدار نے ہمیں بھی حسین بنا دیا۔ پھر جنتی اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ تم بھی تو پہلے اتنے حسین نہیں تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں بھی تو زیارت نصیب ہوئی ہے، اس لئے ہمارے حسن کا یہ حال ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ جنت ہی میں اپنی رضا کا اعلان فرمائیں گے اور کہیں گے کہ اب میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا بلکہ ہمیشہ خوش رہوں گا۔ اللہ اکبر۔

جنت میں لیجانے والے اعمال

سچ بولنا جنّت میں داخلے کی کنجی ہے اور جس طرح سچ جنّت

www.sukkurvi.com

میں لیجانے کا ذریعہ ہے، اسی طرح دیگر نیک اعمالِ بھی جنت میں لیجانے کا ذریعہ بنیں گے اور تمام بُرے اعمالِ سئیہ جہنم میں لیجانے کا ذریعہ بنیں گے۔

سید احمد کبیر رفاعیؒ

سید احمد کبیر رفاعیؒ ۵۵۵ھ میں بڑے اونچے درجے کے بزرگ گزرے ہیں اور یہ ایسے عظیم بزرگ ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر پہنچے اور سلام عرض کرنے کے بعد کچھ اشعار پڑھے تو روضۂ اقدس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ظاہر ہوا، انہوں نے آگے بڑھ کر دستِ مبارک کا بوسہ لیا۔ اس وقت مسجد نبوی میں چھ ہزار لوگ موجود تھے، سب نے دستِ مبارک کی، زیارت کی انہی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

سید احمد کبیر رفاعیؒ کا خواب

ایک مرتبہ سید احمد کبیر رفاعیؒ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار فرمایا، حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ

www.sukkurvi.com

خواب میں یہ دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑی خوبصورت سفید اور گول عمارت ہے، اس میں ہر طرف دروازے ہی دروازے ہیں، وہاں میں نے ایک اعلان سنا کہ جو شخص اللہ پاک کی زیارت کرنا چاہتا ہے، وہ اس عمارت کے اندر داخل ہو کر زیارت کرلے۔ جب میں نے یہ اعلان سنا تو میرے دل میں یہ شوق اور خواہش پیدا ہوئی کہ یہ تو بہت ہی اچھا موقع ہے، زیارت ضرور کرنی چاہیے۔

لہٰذا زیارت کرنے کے لئے جونہی میں آگے بڑھا تو میں نے دیکھا کہ ایک دروازے پر اتنا زیادہ رش اور ہجوم ہے کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں ہے اور لوگ سب سے پہلے داخل ہونے کے چکر میں ایک دوسرے سے مل کر اس بُری طرح پھنس چکے ہیں کہ کوئی بھی اندر داخل نہیں ہو پا رہا۔ یہ دیکھ کر میں بہت پریشان اور فکر مند ہوا کہ اب کیا کیا جائے؟ خیال آیا کہ اگلے دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، وہاں پہنچا تو وہاں بھی یہی صورتحال تھی کہ کثرتِ ازدھام اور سب سے پہلے میں داخل ہونے کی حرص کی وجہ سے کوئی بھی اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا، اسی طرح تیسرے چوتھے دروازے کا حال تھا۔ غرض ہر دروازے پر یہی صورتحال دیکھ کر میں

www.sukkurvi.com

بہت ہی زیادہ حیران و پریشان تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ یا اللہ! کیسے میں اندر داخل ہو کر آپ کی زیارت کروں، کیونکہ ہجوم کی وجہ سے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی۔ اچانک میں نے نظر اٹھائی تو دروازوں کے اوپر کچھ لکھا ہوا دیکھا، جب میں نے غور سے دیکھا تو کسی دروازے پر لکھا ہوا تھا ''باب الصوم'' یعنی روزے کا دروازہ، کسی پر لکھا ہوا تھا ''باب الصلوٰۃ'' یعنی نماز کا دروازہ، کسی پر ''باب الحج'' کسی پر ''باب العمرۃ'' کسی پر ''باب الصدقۃ'' کسی پر ''باب الجہاد'' کسی پر ''باب التلاوۃ'' اور کسی پر ''باب الذکر'' وغیرہ لکھا ہوا دیکھا اور ہر جگہ بے حد بھیڑ تھی، کوئی بھی اندر نہیں جا پا رہا تھا اور جانے کا راستہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب مجھے کہیں سے بھی اندر جانے کا راستہ نظر نہ آیا تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ میں اس عمارت کا لمبا چکر کاٹ کر اس عمارت کی دوسری جانب جاؤں، شاید وہاں رش نہ ہو یا کم ہو اور وہاں سے اس عمارت کے اندر داخل ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کا موقع نصیب ہو جائے۔ چنانچہ میں بہت دیر تک گھومتا پھرتا جب دوسری جانب پہنچا تو وہاں پہنچ کر میرا دل بہت خوش ہوا، کیونکہ وہاں رش بہت ہی کم تھا اور ایک دروازہ تو

www.sukkurvi.com

ایسا ملا کہ وہ بالکل خالی تھا، ایک بھی آدمی وہاں موجود نہیں تھا، لہٰذا میں تو اسی دروازے پر پہنچ گیا، دروازے سے اندر داخل ہونے سے پہلے میں نے سوچا کہ پڑھ تو لوں اس دروازے پر کیا لکھا ہوا ہے؟ جب میں نے دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا ''باب التواضع'' یعنی تواضع اور عاجزی وانکساری کا دروازہ۔ چنانچہ میں اس دروازے سے اندر داخل ہوگیا، اندر داخل ہونے کے بعد میں نے سامنے ان دروازوں پر نظر ڈالی جہاں سے میں نے پہلے داخل ہونے کی کوشش کی تھی کہ دیکھوں وہ لوگ اندر داخل ہوئے یا نہیں؟ تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ لوگ ابھی تک اُسی طرح ایک دوسرے سے اندر داخل ہونے کے لئے زور آزمائی کر رہے ہیں مگر اندر کوئی داخل نہیں ہو پا رہا۔ الحمدللہ میں اندر داخل ہوا اور اللہ پاک کی زیارت سے مشرف ہوا۔

خواب کی تعبیر

اگلے روز صبح حضرت نے اپنا یہ خواب بھی بیان فرمایا اور پھر اس کی تعبیر بھی خود ہی بیان فرمائی کہ عمارت سے مراد شریعت کی

www.sukkurvi.com

عمارت ہے اور شریعت کے دروازے اعمال صالحہ ہیں، چونکہ شریعت پر عمل کرنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی زیارت اور اس کی رضا ہے، اس لئے یہ کہا گیا کہ جو اللہ پاک کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ان اعمال یعنی نماز، روزہ، حج، عمرہ وغیرہ پر عمل کرے اور انہیں اختیار کرے، لیکن اگر کوئی شریعت پر عمل کئے بغیر اللہ پاک کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا، نہ زیارت حاصل ہوگی نہ رضا حاصل ہوگی جیسے کافروں، مشرکوں اور ملحدوں کے ساتھ ہوگا کہ نہ انہیں اللہ تعالیٰ کی زیارت حاصل ہوگی اور نہ ہی ہم کلامی کا شرف حاصل ہوگا بلکہ محروم ہی محروم ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ رش کی وجہ سے جو لوگ اندر داخل نہیں ہو پا رہے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عمرہ اور دیگر اعمال کرتے تو تھے مگر ان کے یہ تمام نیک اعمال ناقص اور نامکمل تھے، اس قابل نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا ذریعہ بن سکیں۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان اعمال کو اختیار تو ضرور کرو مگر سنت کے مطابق ادا کرنے کا اہتمام کرو اور اخلاص پیدا کرتے ہوئے ان اعمال کے ظاہر و باطن کو درست کرو، جب تمام نیک اعمال اخلاص

www.sukkurvi.com

کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کرو گے تو پھر انشا اللہ تعالیٰ کہیں رکاوٹ نہ ہوگی۔ پھر فرمایا کہ یہ جو خواب میں دکھایا گیا کہ تواضع کا دروازہ خالی تھا، اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں میں عاجزی کرنے والے، تواضع اختیار کرنے والے اور خاکساری اپنانے والے بہت ہی کم ہیں، اس لئے تواضع کا دروازہ خالی ہے، اس دروازے سے جانے والا کوئی نہیں ہے۔

خواب بیان کرنیکا مقصد اور اسکا خلاصہ

حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ اس خواب سے مسلمانوں کی اس طرف رہنمائی کرنا اور توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ انہیں چاہئے کہ سب سے زیادہ تواضع اختیار کریں۔

تواضع کی حقیقت

تواضع اس چیز کا نام ہے کہ آدمی اپنے دل کے اندر اپنے آپ کو سب سے کم تر سمجھے اور ہر مسلمان کو چاہے وہ کیسا ہی گنہگار ہو، اپنے سے فی الحال اچھا سمجھے اور اللہ پاک نے علم و عمل، تقویٰ و طہارت، روزہ وغیرہ اور عزت، عہدہ، منصب، غرضیکہ دین و دنیا کی

www.sukurvi.com

جو بھی نعمت عطا فرمائی ہے، اس کو محض اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل ہی سمجھے، اپنا کمال نہ سمجھے کہ یہ میری فہم، میری سمجھ اور میری لیاقت و صلاحیت سے مجھے حاصل ہوئی ہے، مثلاً مکان ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، دکان ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، علم ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، وہ جب چاہیں سلب فرمالیں اور جب چاہیں عطا فرما دیں، حتی کہ تمہارا یہ جسم اور روح بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، ہر چیز کے بارے میں یہ تصور کرے کہ میں تو ان میں سے کسی بھی چیز کے لائق نہیں تھا، میں تو اس لائق بھی نہ تھا کہ آپ کا نام لیتا، آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا، یہ تو آپ کا فضل ہے کہ آپ نے مجھے نماز، روزہ، ذکر و تلاوت کی توفیق بخشی، جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائی اور سچ بولنے کا داعیہ پیدا فرمایا۔ جب کوئی شخص اس طرح ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھے گا تو پھر تکبر پیدا نہیں ہوگا، جب کسی کو حقیر نہیں سمجھے گا تو بڑائی پیدا نہیں ہوگی بلکہ اس کے اندر تواضع پیدا ہو جاگی، جتنا اس بات کا استحضار اپنے اندر پیدا کرے گا کہ میں کچھ بھی نہیں اور لاشئی محض ہوں، میری کوئی ہستی اور کوئی حقیقت نہیں ہے، جو کچھ ہے میرے مالک کا فضل ہے اور اس کی عطا ہے، اتنی اس کے اندر

www.sukkurvi.com

انشاءاللہ تواضع پیدا ہوگی اور باب التواضع خالی پڑا ہوا ہے، اس میں سے داخل ہو جائے گا اور سب سے پہلے اللہ پاک کی زیارت کرے گا۔ لہٰذا تواضع اختیار کریں، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچنے کا قریب ترین راستہ ہے، خالی بھی ہے، سب سے زیادہ عافیت کا راستہ بھی ہے اور سب سے زیادہ بلندی پر پہنچانے والا بھی ہے۔

سچ بولنے کی فضیلت

www.sukkurvi.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھے چھ باتوں کی ضمانت دیدے، میں اُسے جنّت میں جانے کی ضمانت دیدوں گا۔ آپ اندازہ کریں کہ کتنا مبارک اور اہم عمل ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنّت کی ضمانت دے رہے ہیں۔ فرمایا کہ (۱) جب بات کرے تو سچ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو پورا کرے (۳) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو ٹھیک واپس کر دے (۴) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے (۵) اپنی نظر کی حفاظت کرے (۶)............

تو ان چھ باتوں میں ایک سچ بولنا بھی ہے کہ آدمی جب

بولے تو سچ ہی بولے، عمل کا بھی سچا بننے کی کوشش کرے، مذاق میں بھی سچ ہی بولے، بچوں کے ساتھ بھی سچ ہی بولنے کا اہتمام رکھے۔

سچ بولنا بہت ہی پیارا اور بڑا عمل ہے۔

ہمارے معاشرے میں سچ کی کمی

آج کل ہمارے معاشرے میں ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے، اب کوئی یہ کہے کہ بھئی ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے، ہم سچ کیسے بولیں؟ تو یہ بات غلط ہے، اس لئے کہ جیسے یہ سب لوگ اپنے اختیار سے جھوٹ بول رہے ہیں، اسی طرح یہ سب اپنے اختیار سے سچ بھی بول سکتے ہیں، جیسے نماز نہ پڑھنا اپنے اختیار میں ہے، اسی طرح نماز پڑھنا بھی اپنے اختیار میں ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ نماز پڑھنا چاہیں اور کوئی روک دے، پڑھنا چاہیں تو مسجدیں ان کے لئے کھلی ہوئی ہیں، اذان کی آواز بھی انہیں آ رہی ہے، چاہیں تو آ کر نماز پڑھ سکتے ہیں.

بہرحال! جس طرح جھوٹ بولنا ہمارے اختیار میں ہے، اسی طرح سچ بولنا بھی ہمارے اختیار میں ہے، لہٰذا جھوٹ بولنے سے

www.sukkurvi.com

توبہ کر کے سچ بولنے کا ارادہ کریں اور اہتمام کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک سچا پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرما دیں اور زبان وعمل میں اللہ تعالیٰ سچ کو پیوست فرما دیں اور جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

کی مطبوعات ایک نظر میں

اصلاحی بیانات جلد ا تا ۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت

فقہی رسائل مکمل

تراویح کے اہم مسائل

ٹی وی اور عذاب قبر

رمضان المبارک کا آخری دن

چھ گناہ گار عورتیں

ہمارے تین گناہ

مروجہ قرآن خوانی

نماز فجر میں کوتاہی

نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

نماز میں دل کی حفاظت کیجئے

تقسیم وراثت کی اہمیت

حلال کی برکت اور حرام کی نحوست

حج فرض میں جلدی کیجئے

آیۃ الکرسی جان ومال کی حفاظت کا نسخہ

طلاق کے نقصانات

خواتین کا پردہ

بدشگونیاں۔ بدفالیاں

سچ بولنے کے فوائد

www.sukkurvi.com